خطبہ عید الفطر

بعنوان

خوشی میں اللہ کو فراموش نہ کریں!

سلسلة منبر الحكمة

250

بتاریخ: 14 مئی 2021

بمطابق: ۰۱ شوال ۱٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①......اسلام اور قرآن کی نعمت، حقیقی خوشی

②......خوشی کا صحیح تصور، نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل سے

③......خوشی میں اللہ کو فراموش کرنا، مسرفین کی علامت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقّ، لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وكفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا، وأشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلّا اللهُ وَحْدَه لا شَرِيْكَ لَهٗ وَأشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس:58]

اسلام اور قرآن کی نعمت، حقیقی خوشی

دین اسلام؛ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر عظیم احسان اور انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر جتنی بھی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جائے؛ کم ہے۔ انسان کا ہدایت پانا اور اسلام کی پیروی کرنا، دنیا کی تمام نعمتوں، مسرتوں اور آسائشوں سے زیادہ خوش ہونے کی نعمت ہے۔

☆......اسلام کی نعمت اور نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا ذریعہ ہے، اس لیے قابل ستائش ہے۔ اہل دنیا دنیوی مال ومتاع کے نام سے جو کچھ بھی جمع کرتے ہیں؛ اسلام اور قرآن کی نعمت کے سامنے اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں کیونکہ دنیا بہت تھوڑی اور فانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس:58]

”کہہ دو (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے، سو اسی کے ساتھ پھر لازم ہے کہ وہ خوش ہوں۔ یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔“

......دنیوی نعمتوں پر خوش ہونا، تکبر کا باعث:

دنیاوی نعمتوں پر اترانا اور دنیاوی مال و جاہ پر تکبر کرنا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بھلا دیتا ہے اور اس میں دوسروں کی تحقیر بھی ہوتی ہے۔ جس پر خوش ہونے کی بجائے فکر مندی ضرورت ہے اور ایسا رویہ سزا کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُم بَغْتَةً﴾ [الانعام:44]

''یہاں تک کہ جب وہ اس چیز پر اترائے جوان کو عطا کی گئی تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ سو اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ لَه قَوْمُه لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾ [القصص:76]

''(ایک دفعہ) جب اس کی قوم (کے لوگوں) نے اس سے کہا: اترا مت، اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

......عید الفطر، اہل اسلام کی خوشی کا عالمی دن:

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے کے بعد دیکھا کہ اہل مدینہ زمانہ جاہلیت کے دو دن نیروز اور مہرجان نامی خوشی کے مناتے تھے، جس میں لوگ کھیل کود کرتے اور مختلف علاقائی فنون کا مظاہرہ کرتے خوش ہوتے تھے، لیکن قربان جائیں! اسلام نے جاہلی طریقے کو ختم کر کے اس سے بہتر خوشی کے دو دن **عید الفطر** و **عید الاضحی** کی صورت میں عطا کیے۔ پھر قیامت تک کے لیے اہل اسلام کی خوشی کے یہی دو دن مقرر ہوئے۔

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں مدینہ منورہ میں آیا تو اہل مدینہ زمانہ جاہلیت میں دو دن خوشی کے مناتے تھے، لیکن اب کے بعد فرمایا:

((قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ ، وَيَوْمَ النَّحْرِ))

''میرا تمہارے پاس آنے کے بعد اُن تہواروں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہتر دو دن خوشی کے دیے ہیں: عید الفطر اور عید قربان۔''

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 13470

خوشی کا صحیح تصور

......خوشی میں رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل:

عید کا دن مسلمانوں کی اجتماعی خوشی کا دن ہے، نمازِ عید کی صورت میں دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہر حال میں اطاعت الٰہی کو شیوہ بنایا جائے اور اللہ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ عید کا دن اس لیے نہیں کہ رمضان المبارک گزر جانے کے بعد پہلے دن یعنی عید الفطر کا آغاز ہی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے کیا جائے۔

جب کہ رسول اللہ ﷺ کے خوشی منانے کا انداز حدیث میں وارد ہے کہ جب کوئی خوشی کی خبر پہنچتی تو آپ ﷺ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو خوشی میں یہی سنت اپنانی چاہیے۔

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

((كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ بُشِّرَ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا، شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى))

''نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ آتا جس سے آپ خوش ہوتے، یا وہ خوش کن معاملہ ہوتا، تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:1394

......خوشیاں بانٹیں:

مسکراہٹ: وہ خوشی جو مسلمان اپنے بھائی کو با آسانی دے سکتا ہے۔ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے ملنا؛ معاشرے میں اخلاقی آداب کو پروان چڑھانے کے ساتھ باہمی محبت اور خوشیاں بانٹنے کا ذریعہ ہے۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَحَبُّ الْاَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلٰى مُسْلِمٍ))

''اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اعمال سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی دوسرے مسلمان کو عطا کرو۔''

[حسن] صحيح الجامع:176

☆......سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

''نیکی کے کسی کام کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ تم اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔''

صحيح مسلم:2626

☆ دوسری روایت میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ))

''تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی تمہارے حق میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذی:1956

......دوسروں کی مدد کرنا، اعتکاف کرنے سے افضل:

خوشی کے مواقع پر ہمیں اپنے مظلوم اور ضرورت مند مسلمان بھائیوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے، اپنے اخلاق سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسکراہٹیں بانٹنا، مال کو صدقہ کرنا، بھوک اور پیاس میں کھانا کھلانا، مجبور کے کام آنا، کسی کی جائز سفارش کرنا، کسی کے دکھ و درد کے وقت کام، مقروض کا قرض چکانا اور الغرض کسی طرح بھی مدد کرنا، مسجد نبوی میں مہینہ اعتکاف کرنے سے افضل اور ثواب کے لحاظ سے زیادہ بڑا عمل ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَاَنْ اَمْشِـیَ مَـعَ اَخِـی الْمُسْلِمَ فِیْ حَاجَةٍ اَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتَکِفَ فِیْ الْمَسْجِدِ شَهْرًا))

''اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کے لیے میں پیدل اس کے ہمراہ چلوں میرے نزدیک یہ عمل اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد (نبوی) میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں۔''

[حسن] صحيح الجامع:176

......تم کسی کے کام آؤ، اللہ تمہارے کام آئے گا:

انسانی فطرت ہے کہ مالی فراوانی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے احکام کو فراموش کر دیتا ہے۔ جب کہ صحت مندی، امن وسکون، دنیوی تعلقات، وسائل اور نوجوانی میں کبھی حدود اللہ کو پامال نہیں کرنا چاہیے۔

عید الفطر؛ خوشی کا دن ہے، جس سے سبق یہ ملتا ہے کہ زندگی میں خوشحالی اور خوشی کے مواقع پر تکبر کا شکار نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر اور خوشی کو حکم الٰہی کے مطابق گزارنا چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند فائدہ پہنچانے والے کلمات کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

((احْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكِ))

''تم اللہ کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ کے (احکامِ الٰہی) کی حفاظت کرو، تو اُسے اپنے سامنے پاؤ گے۔

((تَعَرَّفْ إِلَیْهِ فِی الرَّخَاءِ ، یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّة))

''تم خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو، وہ تمہیں تنگ دستی میں یاد رکھے گا۔''

[صحيح] مسنداحمد: 2803

......دعاؤں کی قبولیت کی اساس؛ خوشی میں رب کو یاد رکھنا:

انسانی فطرت ہے کہ وہ مشکلات اور مصائب میں مدد کا طلب گار رہتا ہے، اسی لیے وہ چاہتا ہے کہ اُس کی پریشانی اور تکلیف میں دعائیں قبول ہوں۔ حدیث میں اس کا طریقہ کار بتلایا گیا ہے کہ ایسا انسان اپنی مالی فراوانی اور مسرت کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنوں میں کثرت کے ساتھ اپنے رب کو یاد کرے اور دعاؤں کا اہتمام کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ))

''جس شخص کو پسند ہو کہ مصائب و مشکلات (مشکل حالات) میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرے، تو اسے کشادگی و فراخی کی حالت میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیے۔''

[حسن] سنن الترمذی:3382

......خوشحالی میں اللہ کو فراموش کرنا، نافرمان لوگوں کی علامت:

اللہ کے شکر گزار بندوں کا شیوہ ہے کہ وہ خوشحالی و بدحالی ہر حال میں اطاعت گزار رہتے ہیں۔ جب کہ سرکش اور متکبر لوگ خوشحالی میں اپنے اللہ کو فراموش کر کے حدود الٰہی کو پامال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [یونس:12]

''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پہلو پر، یا بیٹھا ہوا، یا کھڑا ہوا ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو چل دیتا ہے جیسے اس نے ہمیں کسی تکلیف کی طرف، جو اسے پہنچی ہو، پکارا ہی نہیں۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لیے مزین بنا دیا گیا جو وہ کیا کرتے تھے۔''

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009
03034125519

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com